یہ بات ہم سب کے لئے مسلمہ حقیقت کی طرح عیاں ہے کہ حضورﷺ نے اپنی ساری زندگی قرآن کا نور پھیلانے کی کوشش کی ہے حضورﷺ نے زندگی میں ایک حج اور نو عمرے فرمائے اپنے وصال سے پچاس دن پہلے آپﷺ حج پر تشریف لے گئے جب حج سے واپسی ہوئی تو آپﷺ نے خُم کے مقام پر رک کر خطبہ دیا تھا اور ارشاد فرمایا اے میرے صحابہ میں تمہیں ایک وصیت کرتا ہوں:

''تم دو چیزیں تھامے رکھنا کبھی گمراہ نہیں ہو گے ایک قرآن اور دوسرا میری سنت''

قرآن کو تھامنے سے مُراد یہ نہیں ہے کہ آپ قرآن کو مضبوطی سے پکڑ لیں یا چوم کر گود میں رکھ لیں اس سے مراد قرآن کا فہم، قرآن کا درد، قرآن کی لذت، قرآن کے باطن کو سمجھنا ہے ۔

حضورﷺ شفاعت کے تاجدار ہیں

فَاِذَا اسۡتَاۡ ذَنُوۡکَ لِبَعۡضِ شَاۡ نِهِمۡ فَاۡ ذَنۡ لِّمَنۡ شِئۡتَ مِنۡهُمۡ وَ اسۡتَغۡفِرۡ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡ رٌ رَّ حِيۡمٌ

پس جب یہ لوگ تم سے کسی کام کی اجازت مانگا کریں تو ان میں سے جسے چاہا کرو اجازت دے دیا کرو اور ان کے لئے اللہ سے بخشش مانگا کرو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ النور:۶۲)

فَا عۡفُ عَنۡهُمۡ وَ اسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ

اے محمدﷺ تم ان کو معاف کر دو اور ان کے واسطے بخشش مانگو (سورۃ آلِ عمران:۱۵۹)

وَرَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡ خُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا ۙ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَ بِّکَ وَ اسۡتَغۡفِرۡهُ ؕ اِنَّهٗ کَانَ تَوَّ اباً

اور تم نے دیکھ لیا کہ لوگ غول کے غول اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں پس تم اپنے رب کی تعریف کرو اور اس سے امت کے گناہ بخشواؤ بے شک وہ معاف فرمانے والا ہے (سورۃ النصر:۲،۳)

وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡ ضٰی

اور عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا عطا کرے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے (سورۃ والضحیٰ:۵)

تفسیر:

اللہ کے ہر نبی نے اپنی اُمت سے بڑی محبت کی ہر نبی کا اپنی اُمت سے ایک خاص تعلق رہا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے تمام انسانیت کا باپ ہونے کے ناطے بڑی محبت کا حق ادا کیا

ہے،حضرت نوحؑ آدمِ ثانی ہیں آپ نے اپنی اُمت کے لئے کشتی تعمیر کر کے اُن کو بچانے کی سعادت حاصل کی ہے،حضرت سلیمانؑ نے اپنی اُمت کے لئے پوری زمین کو حکومت میں بدل دیا اور پوری اُمت کے لئے زمین کے خزانے کھول دیئے،اسی طرح موسیٰؑ نے اپنی اُمت کو فرعون سے نجات دلائی آپ نے اپنی اُمت کو نبیوں کے فیضان سے معمور کیا اور دعا کی اے اللہ میری اُمت میں کثرت سے نبی پیدا ہوں یوں ہر نبی نے اپنی اُمت کے لئے بہت دعائیں کی ہیں۔

حضور ﷺ کی بھی ساری زندگی اپنی اُمت کے لئے دعائیں کرنے میں صرف ہوئی آپ ﷺ جب اس دنیا میں آئے تو اُس وقت بھی آپ سجدے کی حالت میں تھے آپ کی دائی اور والدہ حضرت آمنہؓ فرماتی ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ حضور ﷺ کچھ زبان سے کہہ رہے ہیں دائی جب قریب ہوئی اُس نے اپنے کان حضور ﷺ کے لبوں کے قریب کیے تو سُنا حضور ﷺ فرما رہے تھے:

اُمتی اُمتی اُمتی

جس نبی نے پہلے لمحہ اپنی زبان سے اپنی اُمت کے لئے دعا کی ساری زندگی اللہ سے اپنی اُمت کے لئے دعا کی اور غار سجدہ میں تین دن اور تین راتیں روتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو آپ کی امت کی بخشش کی سند عطا فرمائی۔

حضور ﷺ نے شفاعت کا اختیار قیامت کے دن کے لئے محفوظ فرمایا:

ایک دن حضور ﷺ تشریف لائے تو آپ بڑے فرحاں اور شاد تھے صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا بات ہے آج آپ بہت خوش ہیں۔حضور ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرائیل آئے اور کہا اللہ آپ کو سلام کہتا ہے اور اللہ کی طرف سے پیغام آیا کہ اے نبی اگر آپ چاہیں تو آج ہی آدھی اُمت بخشوالیں اور اگر چاہیں تو قیامت کے دن کے لئے صبر کرلیں وہاں دعا مانگ لیں دونوں میں سے کوئی ایک اختیار ہم آپ کو عطا کرتے ہیں۔حضور ﷺ نے فرمایا میں نے قیامت کے دن کا اختیار اللہ سے مانگا ہے کہ میں قیامت کے دن اپنی امت کی بخشش کرواؤں گا میرے لئے یہ خوشی کا باعث ہے کہ اللہ نے مجھے اتنا بڑا اختیار دیا ہے۔حضور ﷺ نے اپنی زندگی میں اس بات کا اظہار فرمایا کہ اللہ نے مجھے بے شمار اختیارات سے نوازا ہے۔

حضور ﷺ کے ادنیٰ امتی کا مقام:

ایک دن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کسی بات پر بڑی خوش تھیں حضور ﷺ نے فرمایا اے عائشہ آج آپ بڑی خوش ہیں؟ فرماتی ہیں آج میں نے اللہ سے خاص دعا مانگی ہے کہ اے اللہ تو نے مجھ پر کرم کیا، مجھے اپنے نبی کی زوجہ بنایا جو درجات رحمت اور کرم تو اپنے نبی ﷺ کو جنت میں دے گا مجھے بھی دینا حضور ﷺ مسکرا دیئے اور فرمایا اے عائشہ آپ یہ دعا آج مانگ کر خوش ہو رہی ہے میں ہر روز یہ دعا اپنے ادنیٰ ترین اُمتی کے لئے بھی مانگتا ہوں کہ اے اللہ تو میرے ادنیٰ امتی کو بھی میرے ساتھ جنت میں جگہ عطا فرما۔حضور ﷺ اس قدر اپنی امت سے محبت فرماتے ہیں کہ اللہ سے یہ دعا مانگتے ہیں اے اللہ میرے ادنیٰ امتی کو جنت میں میرے ساتھ رکھنا۔

دنیا میں ہر نبی نے اپنی امت سے بڑی محبت کی لیکن جب قیامت کا دن آتا ہے تو اس دن کا معاملہ کچھ اور ہے وہ دن پچاس ہزار سال لمبا ہے اُس دن ترازو رکھا جائے گا اور فرشتوں کی جماعتیں اتریں گی اللہ کا عرشِ اعظم زمین پر آئے گا میدان حشر برپا ہوگا اسے عقیدہ آخرت کہتے ہیں اور یوم قیامت پر ایمان لانا ہمارے ایمان کا حصہ ہے کوئی بھی اس دن سے انکار نہیں کرسکتا اس دن باقاعدہ نامہ اعمال دیئے جائیں گے کسی کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ہوگا تو کسی کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا یہ دن آکر رہے گا اور کسی کی مجال نہیں کہ اس دن کو روک سکے حضور ﷺ فرماتے ہیں قیامت اتنی نزدیک ہے کہ اگر اللہ کی بارگاہ سے حضرت اسرافیل کو حکم ہو تو وہ فوراً صور پھونک دیں اور ساری دنیا میں قیامت برپا ہو جائے۔

حضور ﷺ نے دونوں انگلیاں اٹھائیں اور فرمایا مجھے اور قیامت کو اس طرح سے بھیجا گیا جس طرح یہ دونوں انگلیاں ساتھ ساتھ ہیں اس طرح میرے بعد قیامت آئے گی۔

قیامت کے دن حضور ﷺ کی شان عیاں ہوگی:

دنیا میں تو ہم بڑی ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں لیکن قیامت کے دن جب نامہ اعمال کھلیں گے تو اس دن سب کو اپنی اپنی بڑی ہوگی اس دن کوئی کسی کی پرواہ نہیں کرے گا اور اُس دن اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اُس کی نیکی اور بدی جو اس انسان نے دنیا میں کی ہوگی اللہ دکھا دے گا کوئی شے پوشیدہ نہیں رکھی جائے گی ہر شے کو کھول دیا جائے گا۔ وہاں زمین بھی گواہ بن جائے گی، انسان کے ہاتھ گواہی بن جائیں گے کہ دنیا میں ان ہاتھوں سے کس کس چیز کو پکڑا، انسان کے قدم خود گواہی دیں گے ان قدموں سے کوئی نیکی کے راستہ پر گیا یا بدی کے راستہ کی طرف گیا۔ جسم کا ایک ایک عضو اللہ کی بارگاہ میں گواہی کے لئے کھڑا ہو جائے گا کہ مجھ سے دنیا میں کیا کیا کام لیا گیا اور زبان بھی گواہی بن جائے گی کہ انسان دنیا میں کیا بولتا رہا حضورﷺ جب صحابہ کرام کے سامنے قیامت کا تذکرہ کرتے تو قیامت کے خوف سے حضورﷺ اور صحابہ کرام روتے، پوری مجلس میں ایک عجیب ماحول اور رنگ پیدا ہو جاتا بعض صحابہ کرام چیخیں مار مار کر روتے اس قدر دردانگیز قیامت کی حقیقت ہے جو حضورﷺ نے احادیث میں بیان فرمائی۔ لیکن یہاں معاملہ اللہ کے محبوب اور پیارے نبی کا ہے تو اُس کے لئے اللہ کی بارگاہ میں کچھ الگ انداز ہوگا حضورﷺ نے فرمایا اللہ نے ہر نبی کو اوصاف عطا فرمائے لیکن پانچ وصف ایسے ہیں جو اللہ نے میرے سوا اور کسی نبی کو نہیں عطا فرمائے۔ اُن میں سے سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ اللہ نے مجھے شفاعت کا تاج پہنایا ہے۔

قابلِ غور بات!

اللہ تعالیٰ خود بخشنے والا ہے لیکن بخشش محمدﷺ کے وسیلے سے مل رہی ہے ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اللہ فرماتا اے نبی آپ کو مانگنے کی ضرورت نہیں ہے بخشش تو میں نے دینی ہے یہ میری چیز ہے میں جسے چاہوں عطا کروں لیکن فرمایا اے نبی تم مانگو میں عطا کروں گا۔ گناہ لوگ کر رہے ہیں لیکن بخشوانے کی ڈیوٹی حضورﷺ کی لگوائی اور اللہ نے بھی اپنے نبی کو تسلی دی کہ بے شک میں معاف کرنے والا ہوں۔

حضرت انس بن مالکؓ اور ابنِ عباس سے روایت ہے:

ایک دن حضورﷺ کے انتظار میں کچھ صحابہ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے حضورﷺ اپنے کاشانہ سے باہر نہیں آئے تھے کہ صحابہ کرام کو آپس میں گفتگو کرنے کا موقع مل گیا یہاں تک کہ صحابہ کرام گفتگو کر رہے تھے اور حضورﷺ تشریف لے آئے اور انہیں علم نہ ہوا حضورﷺ صحابہ کے قریب کھڑے ہو کر گفتگو سننے لگے۔ کسی نے کہا اللہ نے اپنی مخلوق میں ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا ہے، کسی نے کہا موسیٰؑ کی کیا بات ہے کہ اللہ نے اُن سے کلام کیا آپ کلیم اللہ ہیں، کسی نے کہا حضرت عیسیٰؑ اللہ کا کلمہ اور روح ہیں، کسی نے حضرت آدمؑ کے بارے میں کہا کہ اللہ نے اُنہیں چنا ہوا ہے حضورﷺ خاموشی سے گفتگو سنتے رہے جب گفتگو ختم ہوئی تو حضورﷺ صحابہ کرام میں تشریف لائے اور فرمایا:

اے میرے صحابہ میں نے تمہاری گفتگو سنی ہے تمہاری حیرت کو بھی دیکھا ہے تم نے کہا ابراہیم اللہ کے خلیل ہیں تم نے درست کہا، تم نے کہا موسیٰ کلیم اللہ ہیں تم نے درست کہا تم نے کہا عیسیٰ روح اللہ ہیں تم نے درست کہا تم نے کہا آدم کو اللہ نے چُنا ہوا ہے بے شک تم صحیح کہتے ہو لیکن یہ بھی سُن لو کہ:

''میں اللہ کا حبیب ہوں''

آدمؑ اور تمام انبیاء قیامت کے دن میرے جھنڈے تلے کھڑے ہوں گے، سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا، سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی اللہ تعالیٰ جنت کے دروازے کو کھول دے گا پھر مجھے اُس میں داخل کرے گا میرے ساتھ میری امت داخل ہوگی یہ بات میں فخر سے نہیں کہہ رہا ہوں میں تم میں سے تمہارے پچھلے اور اگلوں میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا ہوں۔ **(ضیاء النبی جلد پنجم صفحہ نمبر ۲۲۱)**

اللہ تعالیٰ نے حضورﷺ کو ایک خاص حکم فرمایا کہ اے نبیﷺ آپ رات کے وقت اٹھا کریں اور میری بارگاہ میں دو نفل پڑھا کریں ہم آپ کو دو نفلوں کی برکت سے قیامت کے دن آپ کو مقام محمود عطا فرما دیں گے حضورﷺ کے دو نفل آپ کو مقام محمود عطا کر دیتے ہیں تو آپﷺ کے فرائض کا کیا عالم ہوگا۔ جب اذان ہوتی ہے تو اذان کے بعد ہم ایک دعا مانگتے ہیں اور دعا کے آخر میں بڑے خوبصورت الفاظ ہیں:

''اے اللہ ہمارے نبی کو مقام محمود عطا فرما''

اس دعا کا حکم حضورﷺ نے بھی فرمایا کہ میری امت میرے لئے مقام محمود کی دعا مانگے۔

مقام محمود کیا ہے؟

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن سب سے پہلے میری قبر کھلے گی اور مجھے جنت کی پوشاکوں میں سے خلعت پہنائی جائے گی پھر میں عرشِ الٰہی کے دائیں طرف کھڑا ہو جاؤں گا میرے علاوہ کسی کو بھی اس مقام پر کھڑا ہونے کا شرف حاصل نہیں ہوگا اور یہی مقامِ محمود ہوگا۔

''یہ مقام دنیا میں ایسے ہے جیسے صدر کے ساتھ وزیر اعظم کھڑا ہو''

حدیثِ شفاعت:

حضور ﷺ فرماتے ہیں:

جب لوگ میدانِ حشر میں جمع ہوں گے تو سورج بالکل ان کے سروں کے قریب ہوگا لوگ نا قابلِ برداشت غم میں مبتلا ہو جائیں گے طویل انتظار کے بعد جب صبر نہیں ہوگا تو وہ آپس میں مشورہ کریں گے کیا کوئی ایسی ہستی نہیں ہے جو ہمیں اس شدید گرمی سے بچا سکے اور ہماری شفاعت کر سکے سارے مل کر ابو الانبیاء حضرت آدمؑ کی خدمت میں جمع ہو جائیں گے اور یوں عرض کریں گے اے ابو آدم آپ ہم سب کے باپ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ اقدس سے پیدا کیا ہے، آپ میں روح پھونکی پھر آپ کو جنت میں بھی بسایا، فرشتوں کو حکم دیا کہ آپ کو سجدہ کریں آپ کو تمام چیزوں کے نام بھی سکھائے آپ بڑی شان والے ہیں ہم آپ سے التجا کرتے ہیں آپ ہمارے لئے اللہ کی بارگاہ سے دعا کریں تاکہ ہمیں اس تکلیف سے رہائی مل جائے کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس تکلیف میں مبتلا ہیں؟ حضرت آدمؑ اپنی امت سے فرمائیں گے کہ میرا رب آج بہت غضب میں ہے وہ آج سے پہلے نہ اس طرح غضب میں آیا اللہ نے مجھے درخت کا پھل کھانے سے منع کیا تھا لیکن میں پھر بھی ایسا کر بیٹھا میں نے اتنی بڑی غلطی کی ہے مجھے تو آج اپنی فکر پڑی ہوئی ہے اے شفاعت کی عرض کرنے والو جاؤ کسی اور کے پاس جاؤ میں تو خود آج اللہ کے رحم و کرم کو مانگنے کی کوشش کر رہا ہوں میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا۔

حضرت آدمؑ کے اس انکار کے بعد ساری مخلوق نوحؑ کے پاس چلی جائے گی اور عرض کریں گے اے نوحؑ آپ اہلِ زمین کی طرف سب سے پہلے رسول بنا کر بھیجے گئے اللہ نے آپ کو **''عبداً شکوراً شکر گزار''** بندے کا لقب عطا فرمایا کیا آپ ملاحظہ نہیں کر رہے کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہمارے لئے شفاعت نہیں کر سکتے؟ حضرت نوحؑ عرض کریں گے آج میرا پروردگار بہت غضب ناک ہے اس سے پہلے وہ کبھی بھی غضب ناک نہیں ہوا اور نہ کبھی آئندہ ہوگا آج مجھے اپنی فکر ہے اللہ نے مجھے ایک دعا مانگنے کا عزن دیا تھا اور وہ دعا میں نے دنیا میں مانگ لی ہے میں نے اپنی قوم کی بربادی کی دعا دنیا میں مانگ لی تھی میں اللہ کی بارگاہ میں شفاعت کے لئے آج اپنے لبوں کو نہیں ہلا سکتا تم ایسا کرو ابراہیم کے پاس چلے جاؤ وہ اللہ کے خلیل ہیں یقیناً وہ تمہاری شفاعت کر سکیں گے۔

ساری اُمت ابراہیمؑ کے پاس جمع ہو جائے گی اور امت بڑے ادب سے عرض کرے گی اے ابراہیم آپ اللہ کے نبی ہیں اللہ نے آپ کو اپنا دوست بنایا ہے ہماری یہ گزارش ہے کہ اللہ سے ہماری شفاعت کرا دیں کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس تکلیف میں مبتلا ہیں؟ حضرت ابراہیمؑ بھی وہی جواب دیں گے کہ آج میرا رب بہت غضب ناک ہے میں تمہارے لئے شفاعت نہیں کر سکتا۔ مجھے تو آج اپنی جان کی فکر ہے تم ایسا کرو موسیٰ کے پاس چلے جاؤ۔ وہ کلیم اللہ ہیں اللہ نے اُن سے کلام کیا ہوا ہے اور توریت جیسی کتاب بھی عطا کی ہوئی ہے تم سارے مل کر موسیٰ سے عرض کرو تو امید ہے وہ اللہ سے تمہاری شفاعت فرمائیں گے۔

ساری اُمت حضرت موسیٰؑ کی بارگاہ میں حاضر ہوگی اور عرض کرے گی تو موسیٰؑ بھی اُن سے معذرت کر لیں گے اور کہیں گے تم حضرت عیسیٰؑ کے پاس چلے جاؤ اللہ نے اُنہیں بغیر باپ کے پیدا کیا اور اپنی روح ان میں پھونکی اللہ نے اُنہیں ایسا رتبہ اور مقام دیا ہے جو کسی اور نبی کا نہیں ہے تم عیسیٰ کے پاس چلے جاؤ وہ سب لوگ عیسیٰؑ کے پاس چلے جائیں گے اور اُن سے درخواست کریں گے کہ آپ ہمارے لئے شفاعت کر دیں آپ بھی شفاعت کرنے سے انکار کر دیں گے لیکن اللہ کی پریشان حال اور غم اندوک مخلوق کو ایسے کریم اور محبوب کا پتہ بتائیں گے جس کے دروازے پر آنے والا سائل کبھی بھی محروم نہیں لوٹا حضرت عیسیٰؑ مخلوق کو حکم دیں گے کہ جاؤ تم محمد عربی کی بارگاہ میں چلے جاؤ یہی وہ آخری دروازہ ہے جس پر تمہاری فریاد سُنی جائے گی۔

اللہ کی تمام مخلوق حضورﷺ کے پاس حاضر ہوگی اللہ حضورﷺ کو حکم دیں گے اے نبی آپ ان کی بات سُن لیں حضورﷺ امتیوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمائیں گے میں تمہارے لئے ہی ہوں، میں تمہارے لئے ہی ہوں، میں تمہارے لئے ہی ہوں مجھے تو پیدا ہی تمہارے لئے کیا گیا ہے ہاں مجھے یہ حق پہنچتا ہے کہ میں اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت کروں تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے حضورﷺ فرماتے ہیں میں وہاں سے چل کر عرشِ الٰہی کے پاس حاضر ہو جاؤں گا اور اپنے رب سے شفاعت کرنے کی اجازت طلب کروں گا اللہ مجھے اجازت عطا فرمائے گا جب میں اپنے کریم پروردگار کو عرش کریم پر جلوہ افروز دیکھوں گا تو سجدہ ریز ہو جاؤں گا اُس وقت اللہ مجھے شرح صدر کی نعمت دے گا میں جب سجدہ کروں گا تو کچھ ایسے انداز سے اللہ کی حمد بیان کروں گا جو اے میرے صحابہ ابھی مجھے یاد نہیں ہے اور ایسے الفاظ اللہ کی بارگاہ میں بولوں گا جو آدم سے لے کر عیسیٰؑ تک کسی نبی نے نہیں بولے ہوں گے، کسی مخلوق کی زبان پر وہ لفظ نہیں آئیں گے اللہ اُن الفاظ کو سُن کر جھوم اٹھے گا اللہ کے عرش سے آواز آئے گی اے محمدﷺ اپنے سر کو سجدہ سے اٹھا لو اور مانگو جو مانگنا چاہتے ہو تم شفاعت کرتے جاؤ میں تمہاری شفاعت قبول کرتا جاؤں گا۔

قابلِ غور بات!

سجدہ میں دعا مانگنے کا اصول ہمارے نبی نے ہمیں عطا کیا اللہ کو اپنے بندے کی یہ حالت بہت پسند ہے جو انسان مسلسل سجدہ کرتا رہتا ہے اللہ اُس پر اپنی رحمت اور کرم نازل فرما دیتا ہے اللہ کو لمبا سجدہ بہت پسند ہے آج لمبے سجدے کرنے والے لوگ مٹ گئے لمبا سجدہ کرنا تو دور کی بات **سبحان ربی الاعلیٰ** کہنا بھی مشکل لگتا ہے کاش یہ حقیقت سب پر عیاں ہو جائے کہ دنیا جہاں کی ہر مصیبت کا حل سجدہ ہے۔

حضورﷺ فرماتے ہیں میں سجدہ سے سر اٹھاؤں گا اور اللہ کی بارگاہ میں عرض کروں گا **یا ربِ اُمتی ،یا ربِ اُمتی ،یا ربِ اُمتی** اے اللہ میری اُمت کو بخش دے، اے اللہ میری اُمت پر رحم فرما، اے اللہ میری اُمت کو نجات عطا فرما دے اللہ فرمائیں گے:

''اے نبی جنت کے دائیں جانب پہلے دروازے سے اُن اُمتیوں کو داخل فرما لیں جن کا حساب نہیں لیا جائے گا''

اسی طرح باقی تمام دروازوں سے بھی حضورﷺ کی اُمت داخل ہوگی۔ حضورﷺ فرماتے ہیں کہ میں پھر اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا اللہ فرمائے گا اے حبیب اب آپ کیا چاہتے ہیں؟ اپنا سر مبارک اٹھائیے آپ جو عرض کریں گے میں سُنوں گا آپ جس کی شفاعت کریں گے میں قبول کروں گا آپ جو مانگیں گے میں دوں گا۔ اس عزنِ عام کے بعد میں کہوں گا کہ اے اللہ میری اُمت کو بخش دے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

''اے نبی آپﷺ جائیں اور جس اُمتی کے دل میں گندم یا جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اُس کو دوزخ سے نکال کر جنت میں لے جائیں''

''یہاں ایمان سے مراد محبت مصطفیٰ ہے''

گندم کے دانے کے برابر بھی اگر کسی کے دل میں حضورﷺ کی محبت ہوگی تو وہ جنت میں داخل ہوگا حضورﷺ فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے حکم سے جاؤں گا اور جن کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہوگا میں اُن کو جہنم سے نکال لاؤں گا اور فردوس بریں کی ٹھنڈی ہواؤں میں داخل کر دوں گا پھر لوٹ کر آؤں گا اور اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور اللہ کی حمد وثناء کروں گا اللہ فرمائے گا اے نبی اب اور کیا چاہتے ہو؟ عجز و نیاز کی انتہا ہوگئی اس سے زیادہ خوبصورت الفاظ میں نے پہلے کبھی سنے نہیں ہیں۔ اے نبی آپ مانگتے جائیں میں دیتا جاؤں گا تم کہتے رہو میں سنتا جاؤں گا، تم سفارش کرو میں قبول کرتا جاؤں گا اللہ کی بارگاہ سے حکم ہوگا کہ اے نبی جس کے دل میں رائی کے دانے سے کم یا برابر ایمان ہوگا میں آج اُس کی بھی بخشش فرما دوں گا اُن کو بھی فردوسِ بریں میں پہنچا دوں گا۔ حضورﷺ فرماتے ہیں کہ تیسری بار میں پھر سجدہ ریز ہو جاؤں گا اللہ فرمائیں گے اے میرے محبوب جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم ایمان ہے میں اُس کی بخشش فرما دوں گا۔

مفسرین فرماتے ہیں کہ رائی کا دانہ بہت چھوٹا ہوتا ہے تقریباً گندم کے دانے کے برابر ہوتا اللہ تعالیٰ نے پہلے فرمایا رائی کے برابر جس کے دل میں ایمان ہوگا میں اُس کی بخشش فرماؤں گا، پھر کہا جس کے دل میں رائی کے دانے سے کم یا برابر ایمان ہوگا میں اس کی بھی بخشش فرماؤں گا تیسری بار فرمایا رائی کے دانے سے بھی کم ایمان ہوگا میں اُس کی بھی بخشش فرمادوں گا، اور اس طرح میرے بے شمار اُمتی جنت میں پہنچا دیئے جائیں گے۔

چوتھی مرتبہ دوبارہ میں اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور اپنی عاجزانہ التجاؤں سے رحمتِ الٰہی کو اپنی طرف بلالوں گا میرے پاس ایسے الفاظ ہوں گے کہ اُن لفظوں کو اللہ پھر سے سننے پر مجبور ہو جائے گا پھر اللہ کی طرف سے حکم ہوگا اے میرے حبیب اپنا سر اٹھاؤ تم کہتے جاؤ میں سنتا جاؤں گا تم شفاعت کرتے جاؤ میں شفاعت قبول کرتا جاؤں گا تم مانگتے جاؤ میں دیتا جاؤں گا۔ حضورﷺ عرض کریں گے مولا میرے اُس اُمتی کو بھی جنت میں پہنچا دے جس نے زبان سے ایک بار بھی کلمہ پڑھ لیا ہوا ہے اللہ فرمائیں گے اے حبیب یہ کلمہ تو میری شان تھی یہ تو میری عزت تھی مجھے اپنی عظمت اور کبریائی کی قسم، مجھے اپنے جبر اور قہر کی قسم میں ہر اُس شخص کو جہنم سے نجات دیتا ہوں جس نے ایک بار بھی کلمہ پڑھا۔

حضورﷺ نے ہم پر جو احسان کیا ہے ساری زندگی حضورﷺ کی نعتیں پڑھنے والے، حضورﷺ کی محبت میں روزے رکھنے والے، دین کی تبلیغ کرنے والے، حضورﷺ کے دین پر مرمٹنے والے یہ کیا حضورﷺ پر احسان کریں گے۔ حضورﷺ نے غاروں میں، رات کی تنہائیوں میں سجدوں میں جا کر اور قیامت کے دن اپنے رب کی رضا کے ساتھ اپنی امت کی بخشش مانگی ہے۔

حضورﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے دن میری شفاعت امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہوگی''

ہر نبی کو ایک دعا کرنے کا حکم تھا اور ہر نبی اپنی دعا دنیا میں کر گیا لیکن حضورﷺ نے وہ ایک دعا قیامت کے دن اپنی اُمت کی بخشش کے لئے ذخیرہ فرمالی۔ اللہ نے حضورﷺ کو شفاعت کا جو تاج پہنا دیا ہم اس پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔ حضورﷺ کی شفاعت کا دائرہ یہیں تک محدود نہیں ہے بلکہ حضورﷺ نے اپنی شفاعت کو امت میں بھی بانٹا ہے۔

حضورﷺ نے فرمایا:

''وہ لوگ جو میرے ساتھ وفا کرتے رہے اللہ اُنہیں بھی شفاعت کا حق عطا فرمادے گا''

☆ میری اُمت کے حافظ کو ستر لوگوں کی شفاعت کا حق عطا ہوگا، جس کی طرف حافظ قرآن اشارہ کرے گا اللہ اُسے بھی محمد عربی کے اذن سے بخش دے گا۔

☆ حضورﷺ کی اُمت میں وہ بچہ جو ماں کے پیٹ میں یا پیدا ہو کر فوت ہو گیا اللہ اُس کو بھی شفاعت کا حق عطا فرمادے گا۔

وہ بچہ رونا شروع کر دے گا اور اپنے ماں باپ کو بلائے گا فرشتے اسے بہلانے کے لئے بہت ساری چیزیں دیں گے لیکن وہ چپ نہیں ہوگا فرشتے اللہ سے عرض کریں گے مولا یہ رو رہا ہے پوچھا جائے گا کہ کیوں رو رہا ہے تو فرشتے عرض کریں گے یہ اس لئے رو رہا ہے کہ یہ کہہ رہا

میں اس وقت تک جنت میں نہیں جاؤں گا جب تک میں اپنے والدین کو اپنے ساتھ جنت میں نہ لے جاؤں۔ اللہ فرشتوں سے فرمائیں گے یہ تو عجیب بات ہے ابھی حساب کتاب ہو رہا ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ حساب کتاب کے بغیر اس کے والدین کو جنت میں بھیج دیا جائے اللہ فرمائیں گے اس کو چپ کرواؤ لیکن وہ چپ نہیں ہوگا یہاں تک کہ اللہ کی بارگاہ سے آواز آئے گی جو یہ مانگ رہا ہے اسے دے دو اور یوں اس بچہ کے والدین کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

☆ میری امت کے عالم دین بھی شفاعت کریں گے وہ اپنے شاگردوں کو اپنے قریب اٹھنے، بیٹھنے والوں کو، اپنے محبت والوں کو پہچان لیں گے۔

اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا:

''جس نے کسی عالم دین سے مصافحہ کیا وہ ایسے ہی ہے جیسے اُس نے مجھ سے مصافحہ کیا، جس نے کسی عالم دین سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی''

☆حضور ﷺ کی امت کے شہداء شفاعت کریں گے۔

☆حضور ﷺ کے صحابہ شفاعت کریں گے۔

☆حضور ﷺ کی امت کے خطباء، صوفیاء، صلحاء، مشائخ، پیران عظام شفاعت کریں گے۔

یہ بات حضرت شاہ نقشبندؒ کے جملہ سے ثابت ہے:

''جس نے میرا جوتا بھی سیدھا کیا ہم اُس کی بھی شفاعت کریں گے''

پھر فرمایا لوگو یاد رکھو جس کسی نے مجھے پانی بھی پلایا میری طرف مسکرا کر بھی دیکھا ہم اُسے بھی جنت میں لے جائیں گے۔

حضرت غوث اعظمؒ فرماتے ہیں:

''ارے مرید ڈر نہیں جسے اللہ کہتے ہیں وہ میرا رب ہے''

''میرے سلسلہ میں جو واسطہ یا بالواسطہ داخل ہوگا ہم اُسے جنت میں لیے بغیر نہیں جائیں گے''

حضور ﷺ کے ساتھ بہت سے لوگ ہوں گے جن کی شفاعت سے امت بخشی جائے گی۔

یہ ساری رحمتیں اور برکتیں ہمارے لیے ہیں ہم محمد عربی کے امتی ہیں ہمیں یہ کرم اور اعزاز اللہ نے دیا ہوا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم شتر بے مہار ہو جائیں۔ بعض لوگ اسی بات پر بڑا اکڑتے ہیں کہ ہم چاہیں جو مرضی کرلیں جانا تو ہم نے جنت میں ہی ہے۔

قابلِ غور بات!

اگر بغیر حساب کتاب جنت میں ہر شخص نے جانا ہوتا تو یہ پانچ نمازوں کا نظام، روزوں کا نظام، زکوٰۃ کا نظام، حج کا نظام، اللہ کی ٦٦٦٦ آیات، جنت کی گفتگو، جہنم کے تمام درجات، سوا لاکھ انبیاء کا سلسلہ جس میں مفسرین کے اندازے کے مطابق ڈیڑھ لاکھ سال گزرے، نبیوں نے جو تعلیم دی، جو تکالیف برداشت کیں، نبیوں کو قتل کیا گیا، وطن سے نکال دیا گیا کیا یہ سب مذاق ہے؟ اللہ کو اتنا بڑا نظام بنانے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ یہ اذانیں کیوں ہوتی ہیں، مساجد کیوں بنائی گئیں؟ قرآن پڑھانے کی ڈیوٹیاں کیوں لگائی گئیں، یہ کیوں کہا گیا کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن پڑھتا اور پڑھاتا ہے؟ اگر اللہ نے ایسے ہی بخشنا تھا تو جہنم کیوں بنائی؟ قیامت کا پچاس ہزار سال لمبا دن کیوں بنایا گیا؟

یہ فیصلہ قیامت کے دن ہوگا جب اللہ حضور ﷺ کی ذات کو سب کے سامنے رکھیں گے حضور ﷺ کی نگاہِ کرم جس طرف اٹھتی جائے گی اللہ اس کی بخشش فرمائیں گے اس قدر حضور ﷺ کی شفاعت پھیلے گی اور اللہ کا اس قدر کرم ہوگا کہ شیطان بھی کھڑا ہو جائے گا اور سوچے گا کہ شاید آج میں بھی بخشا جاؤں گا ابلیس کو بھی امید پیدا ہو جائے گی لیکن اُسے بخشا نہیں جائے گا۔ اس وقت اُمید بہت سارے لوگوں کو پیدا ہوگی لیکن بخشش اُس کی ہی ہوگی جس کی طف حضور ﷺ اشارہ فرمائیں گے۔

ہم شفاعت لینے والوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں کاش ہم اُن لوگوں میں شامل ہو جائیں جو حضور ﷺ کے اذن سے دوسروں کی شفاعت کریں گے۔ اگر ہم محنت اور پلاننگ کریں تو اُن لوگوں میں شامل ہو سکتے ہیں جن کو حضور ﷺ دوسروں کی شفاعت کا اذن عطا فرمائیں گے، کیا ہم حفاظ میں، علماء میں، شہداء میں، صلحاء میں، خطباء میں ایسے اللہ کے محبت والوں میں شامل نہیں ہو سکتے ؟ کیا ہم اُن لوگوں میں شامل نہیں ہو سکتے جن کو حضور ﷺ نے شفاعت کا حق عطا فرمایا ہوا ہے؟

قیمتی بات!

''حضور ﷺ سے جو حاصل ہوا سے بانٹنا شروع کر دیں، ساری زندگی لینے والوں میں سے نہ بنیں بلکہ بانٹنے والوں میں سے بن جائیں اگر ایسا کریں گے تو یقیناً حضور ﷺ کی نظر کرم محبت بانٹنے والے کی طرف بھی ہو جائے گی''

شفاعت یقیناً ہوگی لیکن عمل کے ساتھ اور عمل اسے حاصل ہوتا ہے جسے محبت مصطفیٰ ﷺ حاصل ہو کیونکہ عشق مصطفیٰ جس کے سینے میں ہے وہ جہاں بھی رہے مدینہ میں ہے اصل چیز عشق مصطفیٰ ہے اگر عشق مصطفیٰ کے ساتھ حضور ﷺ کی مدح سرائی کی جائے یا حضور ﷺ کے سینے کا تصور رکھ کر درس دیا جائے تو حضور ﷺ کے سینہ مبارک سے نہ صرف فیض نصیب ہوتا ہے بلکہ حضور ﷺ کی نگاہ کرم بھی شامل ہو جاتی ہے۔ اللہ اس سینہ کو حضور ﷺ کے سینے سے نور عطا فرما دیتے ہیں۔ دنیا کی ہر کامیابی عشق مصطفیٰ سے جڑی ہے جس کے دل میں عشق مصطفیٰ نہیں وہ چاہے دنیا کا کروڑ پتی شخص ہے لیکن اللہ کی نظر میں وہ دنیا کا سب سے غریب انسان ہے۔ اللہ ہمیں حضور ﷺ کا کامل عشق عطا فرمائے۔ آمین

؎ قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے　　دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے